

Globethics Repository



Ghayat al-Ijabah fi Manaqib Qarabah Part 2

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-11 07:32:58
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/186544

البَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنِ عَلَيْهِمَا السَّلَام

﴿حسین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

١۔ فصلٌ في تسمية النبي ﷺ إِيَّاهُمَا وَ أَذَانِهِ

فِي أُذُنَيْهِمَا وَ عَقِيقَتِهِ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَام

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کا حسین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان ﴾

٢١٢/١۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابورافع رضي الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداؤد اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأضاحی، باب: الأذان فی أذن المولود، ٩٧/٤، الرقم: ١٥١٤، وأبوداؤد فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الصبی یولد فیؤذن فی أذنه، ٣٢٨/٤، الرقم: ٥١٠٥، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣٩١/٦.

۲۱۳/۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۱۴/۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۵/۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةً، فَلَمَّا وُلِدَ حُسَيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ

الحديث رقم ۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: في العقيقة، ۱۰۷/۳، الرقم: ۲۸۴۱، و البيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۲/۹، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳۱۶/۱۱، الرقم: ۱۱۸۵۶۔

الحديث رقم ۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: العقيقة، باب: كم يعق عن الجارية، ۱۶۵/۷، الرقم: ۴۲۱۹، و في السنن الكبرى، ۷۶/۳، الرقم: ۴۵۴۵۔

الحديث رقم ۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵۹/۱، وأبو يعلى في المسند، ۳۸۴:۱، الرقم: ۴۹۸، و الحاكم في المستدرک، ۳۰۸/۴، الرقم: ۷۷۳۴۔

قَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؑ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵/۲۱۶ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتْ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتْ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُونَ شَبْرٍ وَشَبِيرٍ وَمُشَبَّرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حَبَانَ.

الحديث رقم ۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۱۸، الرقم: ۹۳۵، والحاكم في المستدرک، ۳/۱۸۰، الرقم: ۴۷۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۴۱۰، الرقم: ۶۹۸۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۹۶، الرقم: ۲۷۷۳، ۲۷۷۴.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۶/۲۱۷۔ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہذا آپ ﷺ نے اس کے نام سے اخذ کر کے اُس کا نام حسین رکھا۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۴/۳۳۵، الرقم: ۷۹۸۱.

۲۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرِ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور

نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

۲۱۸/۷۔ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُحَرَّمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسَبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رِيحَاتَانِي مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابن ابونعمؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں احرام باندھنے والے کا کبھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق کبھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسینؓ) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دنیا کے دو پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين ۳/ ۱۳۷۱، الرقم: ۳۵۴۳، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۸۵، الرقم: ۵۵۶۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۴۲۵، الرقم: ۶۹۶۹، والطيالسي في المسند، ۱/ ۲۶۰، الرقم: ۱۹۲۷.

۸/۲۱۹. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ يُصِيبُ الثَّوبَ؟ فَقَالَ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا
ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَ
الْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبدالرحمن بن ابی نعمؓ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ
پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (حسین) کو شہید کیا ہے اور میں
نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو
پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی
نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹/۲۲۰. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

الحديث رقم ۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب
الحسن والحسين، ۶۵۷/۵، الرقم: ۳۷۷۰، والنسائی فی السنن الکبریٰ،
۵۰/۵، الرقم: ۸۵۳۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۹۳/۲، الرقم: ۵۶۷۵.
الحديث رقم ۹: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب:
فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ۱۸۸۳/۴، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبي
شيبه فی المصنف، ۳۷۰/۶، الرقم: ۳۶۱۰۲، والحکم فی المستدرک،
۱۵۹/۳، الرقم: ۴۷۰۵.

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاو کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین ﷺ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔“ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۱/۱۰۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب، ۴/۱۸۷۱، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة آل عمران، ۵/۲۲۵، الرقم: ۲۹۹۹ و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، والحكم في المستدرک، ۳/۱۶۳، الرقم: ۴۷۱۹.

الْآیَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلِيًّا وَ
فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ: ”آپ
فرمادیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔“ نازل ہوئی تو حضور نبی
اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حسینؓ علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا:
یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔“ اس حدیث کو امام مسلمؒ اور امام ترمذیؒ نے روایت کیا
ہے اور امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۲/۱۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ
وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكَسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلَفَ ظَهْرَهُ فَجَلَّلَهُ بِكَسَاءٍ ثُمَّ
قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا.
قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَ أَنْتِ
عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب:
و من سورة الأحزاب، ۳۵۱/۵، الرقم: ۳۲۰، و فی کتاب: المناقب،
باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۹/۵، الرقم: ۳۸۷۱.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۳/۱۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ثُمَّ أَذْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۴/۱۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ بَنِي آدَمَ فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لَا بِيَهُمْ مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عَصَبَتُهُمْ، وَأَنَا أَبُوهُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

الحديث رقم ۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۳/۳، الرقم: ۲۶۶۳،

۲۳/۳۰۸، الرقم: ۶۹۶، و أبوالمحسن في معتنصر المختصر، ۲: ۲۶۶.

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴۴/۳، الرقم: ۲۶۳۱.

فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵/۱۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَ نَسَبِي وَ كُلُّ وَلَدٍ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوهُمْ وَ عُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۶/۱۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَ جَدَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَ خَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ

الحديث رقم ۱۴: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۱۶۴/۶، الرقم: ۱۰۳۵۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶۴/۷، الرقم: ۱۳۱۷۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۵۷/۶، الرقم: ۶۶۰۹، وفي المعجم الكبير، ۴۴/۳، الرقم: ۲۶۳۳.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶۶/۳، الرقم: ۲۶۸۲، وفي المعجم الأوسط، ۲۹۸:۶، الرقم: ۶۴۶۲.

بِخَيْرِ النَّاسِ أَبَا وَ أُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، جَدُّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ وَ
 جَدَّتُهُمَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، وَ
 أَبُوهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَ عَمَّتُهُمَا امُّ
 هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَ خَالَتُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَ خَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ
 وَ رَقِيَّةُ وَ أُمُّ كُلثُومَ بِنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَبُوهُمَا فِي
 الْجَنَّةِ وَ أُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ عَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ
 خَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَ هُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

۲۲۷/۱۶۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رِيحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا أَشْمُهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں۔ حالانکہ میرے گلشنِ دنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اور انہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے میں بیان کیا ہے۔

۲۲۸/۱۷۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ وَفَدَ نَجْرَانَ أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: مَا تَقُولُ فِي عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ: هُوَ رُوحُ اللَّهِ وَ كَلِمَتُهُ وَ عَبْدُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ قَالُوا لَهُ: هَلْ لَكَ أَنْ نُلَاعِنَكَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ قَالَ: وَ ذَاكَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ رَأَيْسُهُمْ: لَا تَلَاعِنُوا هَذَا الرَّجُلَ. فَوَاللَّهِ، لَئِنْ لَا عَنُتُمُوهُ لَيُخْسِفَنَّ أَحَدُ صَلِيَّتٍ فَجَاءُوا فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُلَاعِنَكَ سُفَهَاؤُنَا، وَإِنَّا نَحِبُّ أَنْ تَعْفِيَنَا قَالَ: قَدْ

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۴/۱۵۵، الرقم: ۳۹۹۰۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲/۶۴۹، الرقم: ۴۱۵۷۔

أَعْفَيْتُكُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظْلَمَ نَجْرَانَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس آدمی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی مضبوط سے مضبوط آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوالقاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے نجران کو گھیر لیا تھا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣۔ فصل في كون حبهما حب النبي

وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حسین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسین

کریمین سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾

٢٢٩/١٨۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ

بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَ أَحَبَّ هَذَيْنِ وَ أَبَاهُمَا وَ أُمَّهُمَا
كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت علی بن ابی طالب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

علی بن أبی طالب، ٦٤١/٥، الرقم: ٣٧٣٣، و أحمد بن حنبل فی

المسند، ٧٧/١، الرقم: ٥٧٦، و فی فضائل الصحابة، ٦٩٣/٢،

الرقم: ١١٨٥، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥٠/٣، الرقم: ٢٦٥٤.

۱۹/۲۳۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سَلَامٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

و فی روایہ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَ سَلَامٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت زید بن ارقم رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد، ۶۹۹/۵، الرقم: ۳۸۷۰، و ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضل الحسن والحسين، ۵۲/۱، الرقم: ۱۴۵، و ابن حبان فی الصحيح، ۴۳۴/۱۵، الرقم: ۶۹۷۷، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ۳۷۸/۶، الرقم: ۳۲۱۸۱، والحاكم فی المستدرک، ۱۶۱/۳، الرقم: ۴۷۱۴، أحمد بن حنبل فی المسند، ۴۴۲/۲۔

۲۳۱/۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۳۲/۲۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبِّ هَذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين، ۵۱/۱، الرقم: ۱۴۳، و النسائي في السنن الكبرى، ۴۹/۵، الرقم: ۸۱۶۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۸۸، الرقم: ۷۸۶۳، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۱۰۲، الرقم: ۴۷۹۵.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵۰/۵، الرقم: ۸۱۷۰، و في فضائل الصحابة، ۲۰/۱، الرقم: ۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۴۸/۲، الرقم: ۸۸۷، والبزار في المسند، ۵/۲۲۶، الرقم: ۱۸۳۴.

٤۔ فصلٌ فی مکانتہما عند النبی ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حسنین کریمین کے

مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢٢/٢٣٣۔ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣/٢٣٤۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَرَفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَى وَرَكَيْهِ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥/٦٦١، الرقم: ٣٧٨٢۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسين والحسين، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٩، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٢٣، الرقم: ٦٩٦٧ والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣/٣٩، الرقم: ٢٦١٨۔

فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَاؤُ ابْنَتِي. اَللّٰهُمَّ، اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاُحِبُّهُمَا وَ اَحَبُّ مَنْ يُحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَلِيَّتُ حَسَنٌ.

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کسی چیز کو اپنے جسم سے چٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز چٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۵/۲۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي ابْنِيَّ فَيُشْمُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ۶۵۷/۵، الرقم: ۳۷۷۲، و أبويعلى فی المسند، ۲۷۴/۷، الرقم: ۴۲۹۴.

۲۵/۲۳۶۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ فَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتَرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو بريدہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ”بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔“ میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہانہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ۶۵۸/۵، الرقم: ۳۷۷۴، والنسائی فی السنن، کتاب: صلاة العیدین، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ۱۹۲/۳، الرقم: ۱۵۸۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۴۵/۵، وابن حبان فی الصحيح، ۴۰۳/۱۳، الرقم: ۶۰۳۹، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۲۱۸/۳، الرقم: ۵۶۱۰.

۲۳۷/۲۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطْلَتْهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْكَ. قَالَ: ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن شداد ؓ اپنے والد حضرت شداد بن ہادی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر

الحديث رقم ۲۶: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: هل يجوز أن تكون سجدة أطول من سجدة، ۲/۲۲۹، الرقم: ۱۱۴۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۹۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۹۱، والطبرانی في المعجم الكبير، ۷/۲۷۰، الرقم: ۷۱۰۷۔

سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امر الہی واقع ہو گیا ہے یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۷/۲۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْتُمُ هَذَا مَرَّةً وَيَلْتُمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر امام حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۰۰/۲، الرقم:

۹۶۷۱، والحاكم في المستدرک، ۱۸۲/۳، الرقم: ۴۷۷۷.

۲۳۹/۲۸۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ أَحْلَهُمَا جَعَلَ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدُهُ الْآخَرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبَلَ هَذَا ثُمَّ قَبَلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰/۲۹۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَقَامَ فَرِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ فُتِمْتُ إِلَيْهِمَا وَ مَا أَعْقِلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۳۲، الرقم:

۲۵۸۷/۲۲، ۲۷۴، الرقم: ۷۰۳.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۹، الرقم:

۳۲۱۸۶.

۳۰/۲۴۱۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَ هُوَ يُؤْذِينِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت یزید بن ابوزیادؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حضرت حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱/۲۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى آتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنِي؟ فَقَالَتْ: الْعَطَشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَنْةٍ يَتَغَيَّ فِيهَا مَاءٌ. وَكَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ إِلَى كَلَابِهِ يَتَغَيَّ الْمَاءَ فِي شَنْةٍ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَاوِلِينِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِذْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَطْفُو مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَذَا أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءً، وَالْآخَرُ

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۱۶/۳، الرقم: ۲۸۴۷.

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۰/۳، الرقم: ۲۶۵۶.

يُكَيِّ كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذَلِكَ، فَسَكَّتَا فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوْتُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو انہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑ لیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتیٰ کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرا بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔“ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٢٤٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِرْقُ بِأَبِيكَ أَنْتَ عَيْنُ بَقَّةٍ. وَ أَخَذَ بِإِصْبَعِيهِ فَرَقِيَ عَلَى عَاتِقِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرَحَبًا بِكَ اِرْقُ بِأَبِيكَ أَنْتَ عَيْنُ الْبَقَّةِ وَ أَخَذَ بِإِصْبَعِيهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخَرِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٢٤٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يُلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَ مَا لِي لَا أَحِبُّهُمَا وَ هُمَا رِيحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٣/٤٩، الرقم: ٢٦٥٢.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البزار في المسند، ٣/٢٨٧، الرقم: ١٠٧٩.

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۳۴/۲۴۵۔ عَنْ فَاطِمَةَ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلَيَّ فَتَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرَبَةٍ وَبَيْنَ أَيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمَرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَلَا تُقَلِّبُ ابْنَيْ قَبْلِ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علیؓ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلنے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳/۱۸۰، الرقم: ۴۷۷۴۔

۵۔ فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

۳۵/۲۴۶۔ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت سلمان فارسی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی اور جس سے اللہ نے محبت کی اللہ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ کا غضب ہوا اور جس پر اللہ کا غضب ہوا اللہ نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ۳۵: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۸۱/۳، الرقم: ۴۷۷۶۔

۲۴۷/۳۶۔ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ جَنَّاتِ النَّعِيمِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۸/۳۷۔ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيمٌ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت سلمان فارسی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہوگا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۹/۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُونَ، وَمَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۵.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۵۰، الرقم: ۲۶۵۵.

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۴۱، الرقم: ۲۶۲۳.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْجَنَّةِ

﴿حَسَنِينَ كَرِيمِينَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَا جَنَّتِ مِیں مَقَامُ﴾

٢٥٠/٣٩. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمرَ وَ زَادَ: وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے کہ اُن کے والد ان سے بہتر ہیں۔

٢٥١/٤٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: شَكُوْتُ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ حَسَدَ النَّاسِ إِلَيَّ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ

مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب

الحسن و الحسين، ٥/٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٨، و ابن ماجة فی السنن، باب:

فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل علی بن ابی طالب، ١/٤٤٤، الرقم:

١١٨، و النسائی فی السنن الکبری، ٥/٥٠، الرقم: ٨١٦٩، و ابن حبان فی

الصحيح، ١٥/٤١٢، الرقم: ٦٩٥٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣،

الرقم: ١١٠١٢، و ابن أبی شعبة فی المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٦.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٦٢٤،

و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ١/٣١٩، الرقم: ٩٥٠.

”حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۲/۱۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمُحِبُّونَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علیؑ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے پیچھے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

۲۵۳/۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: إِنِّي وَإِيَّاكَ وَ هَذَا النَّائِمُ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶۴/۳، الرقم: ۴۷۲۳۔
الحديث رقم ۴۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۱/۱، الرقم: ۷۹۲، والحاكم في المستدرک، ۱۴۷/۳، الرقم: ۴۶۶۴، والطبرانی في المعجم الكبير، ۴۰۵:۲۲، الرقم: ۱۰۱۶۔

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۴۳/۲۵۴۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ شَفَا الْعَرْشِ وَكَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تَزِينَنِي بِرُكُنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِكَ قَالَ: أَوْلَمْ أَزَيْنِكَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ؟ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دوستوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دوستوں ہیں)۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۴/۲۵۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللَّهَ تعالى فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي: أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيَدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۱۰۸، الرقم: ۳۳۷

الحديث رقم ۴۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۴۶، الرقم:

۸۵۱۵، والطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۳۶، الرقم: ۲، ۶۰۴۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۴۵/۲۵۶۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتَغْهَمًا: وَمِمَّه؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِي الْجَبَابِرَةِ وَنَمْرُودَ وَفِرْعَوْنَ فَأَسْكَتَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِينَ، لِأَرْبَعَيْنِ رُكْنَيْكَ بِالْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيسُ الْعُرُوسُ فِي حَدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لا جواب نہ ہو، میں تیرے دوستوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرمناک گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱۴۸/۷، الرقم: ۷۱۲۰۔

٧۔ فَضْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَ مَنَاقِبِهِمَا

﴿حسین کریمین کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٢٥٧/٤٦۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥٨/٤٧۔ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجَبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان فى المشي ١٢٣٣/٣، الرقم: ٣١٩١، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى القرآن، ٢٣٥/٤، الرقم: ٤٧٣٧، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الطب، باب: ماعوذ به النبى ﷺ و ماعوذ به، ١١٦٤/٢، الرقم: ٣٥٢٥.

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبى ﷺ، ٦٦٢/٥، الرقم: ٣٧٨٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١٤٢/١، الرقم: ١٢٠٥، والشيبانى فى الأحاد والمثانى، ١٨٩/١، الرقم: ٢٤٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢١٥/٦، الرقم: ٦٠٤٧.

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُبَّاءَ، وَ أُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ ابْنَايَ وَ جَعْفَرُ وَ حَمْزَةُ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَ الْمِقْدَادُ وَ حُذَيْفَةُ وَ عَمَارٌ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت میب بن نجبه ؓ حضرت علی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی ؓ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی ؓ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود ؓ۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٤٨/٢٥٩. عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ تھے اور حضرت حسین سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب الحسن و الحسين، ٥/٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٩٩، الرقم: ٧٧٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطیالسی فی المسند، ١/٩١، الرقم: ١٣٠.

تھے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹/۲۶۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ: وَ يَقُولُ: رَيْحَانَتِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۲۶۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو

الحديث رقم ۴۹: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۹، ۱۵۰، الرقم: ۸۵۲۹، ۸۱۶۷۔

الحديث رقم ۵۰: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۵۰، الرقم: ۸۱۷۰۔

اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵۱/۲۶۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۲۶۳۔ عَنْ أَبِي الْمَعْدِلِ عَطِيَّةِ الطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسَّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قَوْمِي فَتَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَمَعَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّانِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابو معدل عطیہ طفاوی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ۵۱: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۸/۲، الرقم: ۴۰۸۷، والحكم فى المستدرک، ۲۳۳/۳، الرقم: ۴۹۴۰۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۲۹۶/۶، الرقم: ۲۶۵۸۲۔

میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۵۳/۲۶۴۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَ هُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَعَمَتِ الْمَطِيَّةُ قَالَ: وَ نِعَمَ الرَّكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ”حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۴/۲۶۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَجَنْبٍ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ أَلَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمْ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَضَلُّوا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ۵۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۸۵.

الحديث رقم ۵۴: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۷/ ۶۵، الرقم:

۱۳۱۷۸، ۱۳۱۷۹.

خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔“ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۲۶۶۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَلَوْ نَا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی کو دیکھ لے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۵۶/۲۶۷۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَسَنِ وَحُسَيْنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَتْ: هَذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثَهُمَا شَيْئًا فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ ثَبَاتِي وَ سُودْدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ حُرَامَتِي وَجُودِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۹۵/۳، الرقم:

۲۷۶۸، ۲۷۵۹۔

الحديث رقم ۵۶: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۶/۲۲۲۔

اکرم ﷺ کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض گزار ہوئیں کہ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۷/۲۶۸۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَكْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَقَالَتْ: تَوَرَّثَهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَيْئًا فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَ سُوْدُودِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرَّاتِي وَ جُودِي. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۸/۲۶۹۔ عَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ: وَ ذَلِكَ رَأَى النَّهَارِ يَقُولُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قُومُوا فَاطْلُبُوا ابْنِي. قَالَ: وَ أَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تَجَاهَ وَجْهِهِ، وَ أَخَذْتُ نَحْوَ

الحديث رقم ۵۷: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲۲/۴۲۳، الرقم: ۱۰۴۱.

الحديث رقم ۵۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۳/۶۵، الرقم: ۲۶۷۷.

النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَتَى سَفْحَ جَبَلٍ وَإِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ مُلْتَزِقٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبُهُ، وَإِذَا شَجَاعٌ قَائِمٌ عَلَى ذَنْبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَبُه النَّارِ، فَاسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضُ الْأَحْجَرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ مَسَحَ وَجْهَهُمَا وَقَالَ: يَا بِي وَ أُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللَّهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”سلمان فارسی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکر گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۹/۲۷۰۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَ عَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَ هُوَ يَقُولُ: نِعَمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَ نِعَمَ الْعَدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

الحديث رقم ۵۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵۲/۳، الرقم: ۶۶۱۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔“ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۶۰/۲۷۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَ الْمُحِبُّونَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَقَّتْهَا، مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۵۲، الرقم: ۱۳۵.

البَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ

﴿ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب ﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيجَةَ بِنْتِ

خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۱/۲۷۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَ أَمْرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خِلَالِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو انہیں کفایت کر جاتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها، ۱۳۸۸/۳، الرقم: ۳۶۰۵، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۸/۴، الرقم: ۲۴۳۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۵۸/۶، الرقم: ۲۴۳۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۷/۷، الرقم: ۱۴۵۷۴۔

۲۷۳/۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷۴/۳. عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه: بَشِّرِ النَّبِيَّ ﷺ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. بَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۹، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۷/۴، الرقم: ۲۴۳۲، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۷.

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۱۸۸۷/۴، الرقم: ۲۴۳۳، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۸.

”حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اونیؓ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ ﷺ نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتوں سے بنا ہوگا اور اس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷۵/۴۔ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيَمُ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷۶/۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

الحديث رقم ۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ۳/ ۱۳۸۸، الرقم: ۳۶۰۴، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۶، الرقم: ۲۴۳۰، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۹۰، الرقم: ۳۲۲۸۹۔

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ۳/ ۱۳۸۹، الرقم: ۳۶۱۰، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۹، الرقم: ۲۴۳۷، و البيهقي في السنن الكبرى، ۷/ ۳۰۷، الرقم: ۱۴۵۷۳۔

أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَا عَ لَذَلِكَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَعِغْرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشَّدَقَيْنِ، هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ برانداز سے ہو گئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷۷/۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَ مَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْصَاءً، ثُمَّ يِعْنُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةُ؟ فَيَقُولُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة و فضلها ، ۱۳۸۹/۳، الرقم: ۳۶۰۷.

زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی عورتوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۷/۲۷۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ، وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ: أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيجَةَ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رَزَقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آگئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب:

فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/۱۸۸۸، الرقم: ۲۴۳۵، وابن حبان

في الصحيح، ۱۵/۴۶۷، الرقم: ۷۰۰۶۔

۲۷۹/۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۰/۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَ مَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۱/۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غَرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَ لَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۹، الرقم: ۲۴۳۶، و الحاكم في المستدرک، ۳/ ۲۰۵، الرقم: ۴۸۵۵، و عبد بن حميد في المسند، ۱/ ۴۲۹، الرقم: ۱۴۷۵۔

الحديث رقم ۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۹، الرقم: ۲۴۳۵۔
الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۸، الرقم: ۲۴۳۵۔

يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ ﷻ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيَهَا إِلَيَّ خَلَائِلَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح کرتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۸۲/۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل خديجة، ۷۰۲/۵، الرقم: ۳۸۷۸، وأحمد في المسند، ۱۳۵/۳، الرقم: ۱۲۴۱۴، وابن حبان في الصحيح، ۴۶۴/۱۵، الرقم: ۷۰۰۳، والحكم في المستدرک، ۱۷۱/۳، الرقم: ۴۷۴۵.

۱۲/۲۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِحَدِيجَةَ أَذْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَ قَالَ: إِنَّ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَ تَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمْ زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب (بنت رسول اللہ ﷺ) نے بھی ابو العاص کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابو العاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرط غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہو گئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (ابو العاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء الأسير بالمال، ۳/۶۲، الرقم: ۲۶۹۲، وأحمد في المسند، ۶/۲۷۶، الرقم: ۲۶۴۰۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۴۲۸، الرقم: ۱۰۵۰.

گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یا حج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔“ اس حدیث کو امام ابو داؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۲۸۴۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ عِنْدَهُ خَدِيجَةُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُقَرِّئُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَ عَلَى جَبْرِيلَ السَّلَامُ، وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے در آنحالیکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیشک سلام اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴/۲۸۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ

الحديث رقم ۱۳: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۱۰۱/۶، الرقم:

۱۰۲۰۶، والحكم في المستدرک، ۲۰۶/۳، الرقم: ۴۸۵۶.

الحديث رقم ۱۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۳/۱، الرقم:

۲۶۶۸، وابن حبان في الصحيح، ۴۷۰/۱۵، الرقم: ۷۰۱۰، والحاکم

في المستدرک، ۵۳۹/۲، الرقم: ۳۸۳۶.

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ
 فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَ آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَ مَرِيَمُ ابْنَةُ
 عِمْرَانَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَجْمَعِينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حَبَّانٍ وَ الْحَاكِمُ.
 وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی
 اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ
 نے فرمایا کہ یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ
 بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن
 ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد، امام ابن حبان اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم
 نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۲۸۶۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيجَةُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ
 بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں
 میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے
 بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الحاكم في المستدرک على الصحيحين،
 ۲۰۳/۳، الرقم: ۴۸۴۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۶۷/۶، الرقم:
 ۱۲۸۵۹، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۳۰/۱، الرقم: ۱۶۔

۲۸۷/۱۶۔ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَصَدَّقَ بِرَسُولِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفَرِّضَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”امام ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی اکرم ﷺ (کے بحق ہونے) کی تصدیق کی۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

۲۸۸/۱۷۔ عَنْ رَبِيعَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَابِقَةٌ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ إِلَى الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمانی رحمہ اللہ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲۰۳/۳، الرقم: ۴۸۴۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۴۹/۷، الرقم: ۱۰۹۹، وابن عبد البر في التمهيد، ۵۱/۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۷/۲، والزهرى في الطبقات الكبرى، ۱۸/۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۲۰/۹.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۲۰۳/۳، الرقم: ۴۸۴۶، والمنائوي في فيض القدير، ۴۳۱/۳، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۶/۲.

۲۸۹/۱۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيجَةَ أَتَنَّى عَلَيْهَا فَأَحْسَنَ الشَّاءَ. قَالَتْ: فَعِثْتُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشَّدَقِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ ﷻ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِي اللَّهُ ﷻ خَيْرًا مِنْهَا: قَدْ آمَنْتُ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقْتَنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَأَسْتَبِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ وَرَزَقَنِي اللَّهُ ﷻ وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے: آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا فرمانے سے محروم رکھا۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۷/۶، الرقم: ۲۴۹۰۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۳/۲۳، الرقم: ۲۲، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۸/۲، والعسقلاني في الإصابة، ۶۰۴/۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۷/۲، والهيثم في مجمع الزوائد، ۲۲۴/۹.

۱۹/۲۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيجَةَ لَمْ يَكُنْ يَسَامُ مِنْ ثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَإِسْتِغْفَارٍ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلْتَنِي الْغَيْرَةُ إِلَيَّ أَنْ قُلْتُ قَدْ عَوَّضَكَ اللَّهُ مِنْ كَبِيرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَضِبَ غَضَبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُمَّ، إِنَّكَ إِنِ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَذْكَرْهَا بِسُوءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ وَاللَّهِ، لَقَدْ آمَنْتَ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقْتَنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ وَرَزَقْتَ مِنِّي الْوَلَدَ إِذْ حُرِمْتَنِي مِنِّي، فَعَدَا بِهَا عَلَيَّ وَرَاحَ شَهْرًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

”حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین و جمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو ٹھنڈا کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا برے لفظوں

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۳/۲۳، الرقم: ۲۱، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۱۲/۲، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۳۱/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۲۴.

میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تو اس سے محروم ہے، پس آپ ﷺ ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں روایت کیا ہے۔

۲۹۱/۲۰۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى بِالشَّيْءِ يَقُولُ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةَ خَدِيجَةَ، اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اس کو فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ یہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے ”الادب المفرد“ میں بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۹۰/۱، الرقم:

۲۳۲، والدولابي في الذرية الطاهرة، ۴۱/۱، الرقم: ۴۰.

۲۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ بِنْتِ

أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۲۹۲/۲۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جَبْرِئِلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی

سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ

سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔“ اس حدیث کو امام بخاری، امام مسلم اور ترمذی نے روایت

کیا ہے۔

۲۹۳/۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب

النبي، باب: فضل عائشة، ۱۳۷۴/۳، الرقم: ۳۵۵۷، و مسلم في

الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ۱۸۹۵/۴،

الرقم: ۲۴۴۷، و الترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء

في تبليغ السلام، ۵/۵، الرقم: ۲۶۹۳۔

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب

النبي، باب: تزويج النبي عائشة، ۱۴۱۵/۳، الرقم: ۳۶۸۲، و في

كتاب: النكاح، باب: قول الله ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة —

أَرَبْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكَ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ وَ يُقَالُ : هَذِهِ أَمْرَاتُكَ، فَانْكَشَفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنَّ يَكْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمَضِّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۴/۲۳۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُو هَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. فَعَدَّرَ جَالًا فَسَكَّتْ مَخَافَةً أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

..... النساء، ۱۹۶۹/۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ۱۸۸۹/۴، الرقم: ۲۴۳۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۴۱/۶، الرقم: ۲۴۱۸۸۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة ذات السلاسل، ۱۵۸۴/۴، الرقم: ۴۱۰۰، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر، ۱۸۵۶/۴، الرقم: ۲۳۸۴، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فضل عائشة، ۷۰۶/۵، الرقم: ۳۸۸۵، و ابن حبان في الصحيح، ۳۰۸/۱۵، الرقم: ۶۸۸۵۔

”حضرت ابو عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ ﷺ نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۵/۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلُ وَاللَّهِ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم! یا رسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۲۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: غيرة النساء ووجدن، ۲۰۰۴/۵، الرقم: ۴۹۳۰، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ۱۸۹۰/۴، الرقم: ۲۴۳۹، و ابن حبان في الصحيح، ۴۹/۱۶، الرقم: ۷۱۱۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶۱/۶، الرقم: ۲۴۳۶۳۔

۲۹۶/۲۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرَضَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹۷/۲۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتَبْطَاءً لِيَوْمَ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مرض الوصال)

الحديث رقم ۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها و التحريض عليها، باب: قبول الهدية، ۲/ ۹۱۰، الرقم: ۲۴۳۵، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ۴/ ۱۸۹۱، الرقم: ۲۴۴۱، و النسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، ۷/ ۶۹، الرقم: ۳۹۵۱، و البيهقي في السنن الكبرى، ۶/ ۱۶۹، الرقم: ۱۱۷۲۳.

الحديث رقم ۲۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ۱/ ۴۸۶، الرقم: ۱۳۲۳، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، ۴/ ۱۸۹۳، الرقم: ۲۴۴۳.

میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سرانور میری گود میں تھا کہ اللہ ﷻ نے آپ کی روح مقدسہ قبض کر لی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۷/۲۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا النَّبِيُّ أَسَامُ فَأَقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهِ هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کر لو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ربيبة، ۵/۲۰۰۶، الرقم: ۴۹۳۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ۲/۶۰۸، الرقم: ۸۹۲، والنسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد و نظر النساء إلى ذلك، ۳/۱۹۵، الرقم: ۱۵۹۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۸۵، الرقم: ۲۴۵۹۶، و الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۷۹، الرقم: ۲۸۲.

۲۸/۲۹۹۔ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ. قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قُبَيْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ، فَقِيلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ وَجْهِهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكَ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بَكْرًا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عُدْرَكَ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَنِي عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیزگار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براءت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس آئے تھے وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گنہگار نہ ہوں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: ولولا إذ سمعتموه، ۴/۱۷۷۹، الرقم: ۴۴۷۶۔

۳۰۰/۲۹۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اس کو اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۰۱/۳۰۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرْقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ: وَ هَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَ هَذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَ هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَامَ يَتَدَاوِعَانِ حَتَّى آتَيَا مَنْزِلَهُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سالن بنایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قريش، ۳/۱۲۹۱، الرقم: ۳۳۱۴۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام و استحباب إذن صاحب الطعام للتابع، ۳/۱۶۰۹، الرقم: ۲۰۳۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۲۳، الرقم: ۱۲۲۶۵۔

(بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھمتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے کر آئے۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۳۱ / ۳۰۲۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ جَبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضِرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا و آخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ۷۰۴/۵، الرقم: ۳۸۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۶/۱۶، الرقم: ۷۰۹۴، وابن راهويه في المسند، ۳/۶۴۹، الرقم: ۱۲۳۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۱۴۰، ۱۴۱۔

۳۰۳/۳۲۔ عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَ قُطٍّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول ﷺ کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان کے ہاں اس حدیث کا صحیح علم پالیتے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴/۳۳۔ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث الرقم ۳۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ۷۰۵/۵، الرقم: ۳۸۸۳، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۷۹/۲، و المزی فی تهذیب الکمال، ۱۲/۴۲۳، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ۳۲/۲، و العسقلانی فی الإصابه، ۱۸/۸.

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ۷۰۵/۵، الرقم: ۳۸۸۴، و الحاكم في المستدرک، ۱۲/۴، الرقم: ۶۷۳۵، و الطبرانی في المعجم الكبير، ۱۸۲/۲۳، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۱۹۱/۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۸۷۶/۲، الرقم: ۱۶۴۶، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۲۴۳/۹، و قال: رجاله رجال الصحيح.

۳۰۵/۳۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَيَّ عَائِشَةَ) حَبَّةُ أَبِيكَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ..... الحديث. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔“ اس حدیث کو امام ابو داود نے بیان کیا ہے۔

۳۰۶/۳۵۔ عَنْ ذُكْوَانَ حَاجِبِ عَائِشَةَ: أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ..... فَقَالَتْ: ائْذِنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيُّضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا ﷺ وَ الْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوحُ مِنَ الْجَسَدِ، كُنْتُ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَ سَقَطَتْ فَلَادَتْكَ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الحديث رقم ۳۴: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ۲۷۴/۴، الرقم: ۴۸۹۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۲۲/۴۔

الحديث رقم ۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۶/۱، الرقم: ۲۴۹۶، و ابن حبان في الصحيح في الصحيح، ۴۱/۱۶، ۴۲، الرقم: ۷۱۰۸، و الطبراني في المعجم الكبير، ۳۲۱/۱۰، الرقم: ۱۰۷۸۳، و أبو يعلى في المسند، ۵۷۶۵/۵، الرقم: ۲۶۴۸۔

حَتَّىٰ يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ وَ أَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ
﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ فَكَانَ ذَلِكَ فِي سَبَبِكَ، وَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ
لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَ تَكٍ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ
جَاءَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلَّهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللَّهِ يُدْكِرُ اللَّهُ
فِيهِ إِلَّا يُتْلَىٰ فِيهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ يَا ابْنَ
عَبَّاسٍ، وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت ذکوان جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے..... تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں ان کو اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی آپ کے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفسِ غصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام ازواجِ مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ صبح تک گھر نہ پہنچے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی ”پس تیمم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔“ اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت ہوا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت

جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (سورہ براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۳۰۷/۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ وَهُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُكَ وَاضِعًا يَدَيْكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ وَ أَنْتَ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَ رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ علیہ السلام وَهُوَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَ دَخِيلٍ، فَنِعْمُ الصَّاحِبُ وَ نِعْمَ الدَّخِيلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے یہ منظر دیکھا؟ آپ نے عرض کیا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الحديث رقم ۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۶/۶۷۴، الرقم:

۲۴۵۰۶، ۲/۸۷۱، الرقم: ۱۶۳۵، والحميدي في المسند، ۱/۱۳۳،

الرقم: ۲۷۷، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۶، وابن الجوزي في

صفوة الصفوة، ۲/۲۰۔

فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل علیہ السلام) ہیں۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۳۰۸ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم طَيِّبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ لِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَ مَا تَأَخَّرَ مَا أَسْرَتْ وَمَا أَعْلَنْتُ فَصَحِّحْتُ عَائِشَةَ حَتَّى سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضَّحْكِ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيْسُرُكَ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُكَ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: وَاللَّهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمِّي فِي كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما (ایسا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازارائے مزاح فرمایا) یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنی ہنسیں یہاں تک کہ ان کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں) اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ

الحديث رقم ۳۷: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۴۸/۶، الرقم: ۷۱۱۱،
الحکم فی المستدرک، ۱۳/۴، الرقم: ۶۷۳۸، و ابن أبي شيبة في
المصنف، ۳۹۰/۶، الرقم: ۳۲۲۸۵، والديلمي في مسند الفردوس،
۴۹۸/۱، الرقم: ۲۰۳۲، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۴۵/۲، و
الهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۴۳/۹.

لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۳۰۹۔ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ أَفْقَهَ النَّاسِ وَ أَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر جاننے والیں اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عام معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۹/۳۱۰۔ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشَعْرِ، وَلَا فَرِيضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهِ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر شعر، فرائض اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۱۵، الرقم: ۶۷۴۸، و الذهبی فی سیر أعلام النبلاء، ۲/۱۸۵، و العسقلانی فی تہذیب التہذیب، ۱۲/۴۶۳، و المزی فی تہذیب الکمال، ۳۵/۲۳۴، و ابن عبد البر فی الاستیعاب، ۴/۱۸۸۳، و العسقلانی فی الإصابة، ۸/۱۸.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ۵/۲۷۶، الرقم: ۲۶۰۴۴، و العسقلانی فی تہذیب التہذیب، ۱۲/۴۶۳، و المزی فی تہذیب الکمال، ۳۵/۲۳۴، و ابن عبد البر فی الاستیعاب، ۴/۱۸۸۳، و العسقلانی فی الإصابة، ۸/۱۸.

۳۱۱/۴۰۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرَ مِنْ عِلْمِهِنَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس امت کی تمام عورتوں کے جن میں امہات المؤمنین بھی شامل ہوں علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱۲/۴۱۔ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا رَأَيْتُ خَطِيبًا قَطُّ أَبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت و فطانت (ذہانت) والا نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۱۳/۴۲۔ عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۸۴، الرقم: ۲۹۹، و العسقلاني في تهذيب التهذيب، ۱۲/۴۶۳، و المزي في تهذيب الكمال، ۳۵/۲۳۵، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۳۳، و الخلال في السنة، ۲/۴۷۶، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۱۸۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۴۳، و قال: رجال هذا الحديث ثقات.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۱۸۳، الرقم: ۲۹۸، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ۵/۳۹۸، الرقم: ۳۰۲۷، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۴۳.

الحديث رقم ۴۲: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ۲/۴۹، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۳۲.

بِالْقُرْآنِ وَلَا بِفَرِيضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِشَعْرِ وَلَا بِحَدِيثِ الْعَرَبِ وَلَا
بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال و حرام، شعر، عربوں کی باتیں، اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۱۴/۴۳۔ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ وَ كَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ
الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي عَرَارَتَيْنِ ثَمَانِينَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبْقٍ وَهِيَ
يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسْتُ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأُمْسَتْ وَ مَا عِنْدَهَا مِنْ
ذَلِكَ دِرْهَمٍ فَلَمَّا أُمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَتْ تَهَا
بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتَ مِمَّا قَسَمْتَ الْيَوْمَ أَنْ
تَشْتَرِيَ لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لَا تَعْفَيْنِي، لَوْ كُنْتُ
ذَكَرْتَنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَ ابْنُ سَعْدٍ.

”حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی!

الحدیث رقم ۴۳: أخرجه أبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء، ۲/۴۷، و ہناد فی
الزہد، ۱/۳۳۷، ۳۳۸، و الذہبی فی سیر أعلام النبلاء، ۲/۱۸۷، و
ابن سعد فی الطبقات الکبری، ۸/۶۷۔

میرے لیے افطار کیلئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب میرے ساتھ اس لہجے میں بات نہ کر اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تو نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں ایسا کر لیتی۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۱۵/۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً تَجْمَعُ مِنْ عَائِشَةَ وَ أَسْمَاءَ وَ جُودَهُمَا مَخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتِمَاعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَ أَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لِعَدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غریب اور محتاجوں میں) تقسیم فرما دیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کیلئے کوئی چیز نہیں بچا کر رکھتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

۳۱۶/۴۵۔ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ بِطَوِّقٍ مِنْ

الحديث رقم ۴۴: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۱/۱۰۶، الرقم:

۲۸۶، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۵۸، ۵۹.

الحديث الرقم ۴۵: أخرجه هناد في الزهد، ۱/۳۳۷، الرقم: ۶۱۸، وابن

الجوزي في صفوة الصفوة، ۲/۲۹.

ذَهَبَ فِيهِ جَوْهَرٌ قَوْمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.
رَوَاهُ هُنَادُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ.

”حضرت عطا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المؤمنین میں تقسیم فرما دیا۔“ اس حدیث کو امام ہناد اور ابن الجوزی نے روایت کیا ہے۔

۳۱۷/۴۶۔ عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ. وَ عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا تَفْطُرُ إِلَّا يَوْمَ أَصْحَى أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

و في رواية عنه: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ أَسْلَمَ عَلَيْهَا، فَعَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تَسْبُحُ وَ تَقْرَأُ: ﴿فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا وَ قَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ وَ تَدْعُو وَ تَبْكِي وَ تَرُدُّهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَانْهَبْتُ إِلَى السُّوقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تَصَلِّي وَ تَبْكِي. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزے سے ہوتی تھیں۔ اور قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور

الحديث رقم ٤٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤٥١/٢، الرقم: ٤٠٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٧٥/٢، الرقم: ٢٠٩٢، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١٦٤/١، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٣١/٢.

صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ کریمہ پڑھ رہی تھیں ﴿فَمَنْ أَلَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَفَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (انتظار کی خاطر) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میں کھڑا ہو ہو کر اکتا گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہیں ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔“ اس حدیث کو امام عبدالرزاق، امام بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

۳۔ فصلٌ فی مناقبِ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ حَفْصَةَ بِنْتِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۳۱۸/۴۷۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَ حَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَدَرْتَنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَ كَانَتْ ابْنَةً أَبِيهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولُ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور حفصہ روزے سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا جس کی ہمیں طلب بھی تھی ہم نے اس سے کھا لیا اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، حضرت حفصہ گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں اور (ایسا کیوں نہ ہوتا) وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح جری تھیں) کہنے لگیں: یا رسول اللہ! ہم دونوں نے روزہ رکھا ہوا تھا پھر ہمارے پاس کھانا آیا جس کی ہمیں تمنا تھی تو ہم نے اس سے کھا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی دوسرے دن اس کی قضاء کر لینا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم، باب: ما جاء في إيجاب القضاء عليه، ۱۱۲/۳، الرقم: ۷۳۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۲/۲۴۷، الرقم: ۳۲۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۶۳، الرقم: ۲۶۳۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۸/۱۰۱، الرقم: ۴۶۳۹، وابن راهويه في المسند، ۲/۳۵۳، الرقم: ۸۸۵۔

۳۱۹/۴۸۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَّامَةً وَ عُثْمَانُ ابْنُ مَطْعُونٍ فَبَكَتْ وَ قَالَتْ: وَاللَّهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شَيْعٍ وَ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَاجِعِ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا رَوَّجَتْكَ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی، پس آپ کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مطعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ”آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۲۰/۴۹۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جَبْرِيلُ أَنْفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ هِيَ رَوَّجَتْكَ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث رقم ۴۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۱۶/۴، الرقم: ۶۷۵۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۶۵/۱۸، الرقم: ۹۳۴، و أبو نعیم في حلیۃ الأولیاء، ۵۰/۲، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸۴:۸، والعسقلاني في الإصابۃ، ۵۵۹/۵، الرقم: ۷۳۵۶، والحاثر في المسند (زوائد الهیثمی)، ۹۱۴/۲، الرقم: ۱۰۰۰۔

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۵۵/۱، الرقم: ۱۵۱، والمقدسي في الأحادیث المختلرة، ۹۴/۷، الرقم: ۲۵۰۷، والهیثمی في مجمع الزوائد، ۲۴۴/۹۔

رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ.

”حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ہفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت ہفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الأوسط میں روایت کیا ہے۔

٤۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢١/٥٠۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ: أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دَحِيَّةٌ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: اَيْمُ اللَّهِ! مَا حَسْبُتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جَبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا، معمر کے والد

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٥، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: كيف نزول الوحي، ٤/١٩٠٥، الرقم: ٤٦٩٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة، ٤/١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥١، والبزار في المسند، ٧/٥٥، الرقم: ٢٦٠٢.

بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۱/۳۲۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ لَكَ، وَإِنْ سَبَعْتُ لَكَ سَبَعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کر لوں اور اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵۲/۳۲۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتْ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلَيَّ وَفَاطِمَةُ بِالسَّدَّةِ، فَقَالَ: تَنْحِي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنْحَتُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلَيَّ، وَفَاطِمَةُ،

الحديث رقم ۵۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ۱۰۸۳/۲ الرقم: ۱۴۶۰، وأبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في المقام عند البكر، ۲/۲۴۰، الرقم: ۲۱۲۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/۱۰، الرقم: ۴۲۱۰، والدارمي في السنن، ۲/۱۹۴، الرقم: ۲۲۱۰. الحديث رقم ۵۲: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۳۷۰/۶، الرقم: ۳۲۱۰۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۲۹۶، الرقم: ۲۶۵۸۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳/۳۹۳، الرقم: ۹۳۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۶۔

وَ حَسَنٌ، وَ حُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَ أَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ
 فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَ أَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْآخَرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَ قَبَّلَهُمَا وَ أَغْدَفَ
 عَلَيْهِمْ حَمِيصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اِلَيْكَ لَا اِلٰى النَّارِ، اَنَا، وَ اَهْلُ
 بَيْتِي، قَالَتْ: فَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَ اَنَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: وَ اَنْتِ.
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے گھر والوں کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی ان کو بلا اجازت گھر آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دست مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دست اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کملی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہل بیت، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥۔ فَضْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ

بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٥٣/٣٢٤۔ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ،

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَ كُنْهَنَ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٣٢٥۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّجَّاشِيَّ زَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي

الحديث رقم ٥٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و

قصرها، باب: فضل السنن الراجعة قبل الفرائض و بعدهن و بيان

عددهن، ٥٠٢/١، الرقم: ٧٢٨، و ابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٠٣،

الرقم: ١١٨٧، و ابن راهويه في المسند، ١/٢٣٣، و أبو يعلى في

المسند، ١٣/٤٤، الرقم: ٧١٢٤.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق،

٢/٢٣٥، الرقم: ٢١٠٨، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٦/٣١٣.

سُفْيَانٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَ كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

’امام زہری بیان کرتے ہیں کہ نجاشی نے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔‘ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۵۵/۳۲۶. عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِينَةَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي هَذَنَةِ الْحَدِيثِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَّطَهُ دُونَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَعَيْتَ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ، وَ أَنْتَ أَمْرٌ نَجِسٌ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَكَ بَعْدِي شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’امام زہری بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب مدینہ آیا تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑا ہوا اور اپنی بیٹی کے پاس چلا گیا

الحديث رقم ۵۵: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/۱۰۰،
والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۲۲۳، وابن الجوزي في صفة
الصورة، ۲/۴۶، والعسقلاني في الإصابة، ۷/۶۵۳.

لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھا تو ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر پلیٹ دیا۔ اس نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے کہا یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا بستر ہے اور تم ایک نجس اور مشرک انسان ہو (یہ سن کر) اس نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہو گئی ہو۔‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۶۔ فصل فی مناقبِ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَوْدَةَ بِنْتِ

زُمَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سوده رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۳۲۷/۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زُمَعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَ لَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سوده بنت زمعہ نے اپنی باری ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی رضامندی تھی۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة و فضلها، باب: هبة المرأة لغير زوجها و عتقها، ۱/۱۸۱، الرقم: ۲۴۵۳، وفي كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ۲/۹۵۵، الرقم: ۲۵۴۲، و أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء ۲/۲۴۳، الرقم: ۲۱۳۸، و النسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۹۲، الرقم: ۸۹۲۳.

۵۷/۳۲۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مَسْلَاحِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنْ امْرَأَةٍ فِيهَا حَدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرْتُ جَعَلْتُ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمننا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں دودن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۷؛ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ۱۰۸۵/۲، الرقم: ۱۴۶۳، و ابن حبان في الصحيح، ۱۲/۱۰، الرقم: ۴۲۱۱، و النسائي في السنن الكبرى، ۳۰۱/۵، الرقم: ۸۹۳۴، و البيهقي في السنن الكبرى، ۷۴/۷، الرقم: ۱۳۲۱۱۔

٧۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبَ بِنْتِ

جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٢٩/٥٨۔ عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: ذَكَرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو کسی زوجہ مطہرہ کا ان کے ولیمہ جیسا کسی کا ولیمہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ ﷺ نے ان کا ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٠/٥٩۔ عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة ولو بشاة، ١٩٨٣/٥، الرقم: ٤٨٧٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ١٠٤٩/٢، الرقم: ١٤٢٨، و أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣٤١/٣، الرقم: ٣٧٤٣، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢٥٨/٧، الرقم: ١٤٢٧٧۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٢٧٠٠/٦، الرقم: ٦٩٨٥۔

مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَ أَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْرًا وَ لَحْمًا، وَ كَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”امام عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“

۳۳۱/۶۰۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: زَوَّجَكُنْ أَهْلِيكُنَّ وَ زَوَّجَنِي اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے فخر یہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔“ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۳۲/۶۱۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الْحَدِيثُ رَقْم ۶۰: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: التَّوْحِيدِ، بَابُ:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ۶/۲۶۹۹، الرَّقْم: ۶۹۸۴، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ

الْكَبْرَىٰ مُخْتَصَرًا، ۵/۲۹۱، الرَّقْم: ۸۹۱۸.

الْحَدِيثُ رَقْم ۶۱: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ: فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ،

بَابُ: مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، ۴/۱۹۰۷، الرَّقْم: ۲۴۵۲، وَابْنُ

حِبْلَانَ فِي الصَّحِيحِ، ۱۵/۵۰، الرَّقْم: ۶۶۶۵.

أَسْرَعُكُمْ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيُّهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا
قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد جنت میں) تم سب سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب میں سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۲/۳۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُمْ فِي الْمُنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ، وَاتَّقَى اللَّهَ، وَأَصْدَقَ حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِدَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور

الحديث رقم ۶۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة،

باب: في فضل عائشة، ۱۸۹۱/۴ الرقم: ۲۴۴۲، و البيهقي في السنن

الكبرى، ۲۹۹/۷، الرقم: ۱۴۵۲۶.

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶۳/۳۳۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِعُمَرَ: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوَاهَةٌ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْأَوَاهَةُ؟ قَالَ: الْحَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ”اواہہ“ ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اواہہ کا کیا مطلب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: حاشعہ (خشوع و خضوع کرنے والی)۔“ اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

الحديث رقم ۶۳: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۵۴/۲، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۸۵۲/۴، الرقم: ۳۳۵۵، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۲۱۷۔

۸۔ فَضْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ

الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۳۳۵/۶۴۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُونَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَ أُخْتُهَا أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَ أُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمَيْسٍ أُخْتُهِنَّ لِأُمِّهِنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا) ام المؤمنین ميمونہ، اس کی بہن ام فضل بنت حارث، اور اس کی بہن سلمی بنت حارث حمزہ کی بیوی اور اسماء بنت عمیس ان کی اخیانی بہن ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

الحديث رقم ۶۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳۵/۴، الرقم: ۶۸۰۱، و النسائي في السنن الكبرى، ۱۰۳/۵، الرقم: ۸۳۸۷، و الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۴۱۵، الرقم: ۱۲۱۷۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۴۹.

۹۔ فصل فی مناقبِ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ جُویریۃ بنتِ

الْحَارِثِ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

﴿ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

۳۳۶/۶۵۔ عَنْ جُویریۃ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُکْرَةً حِینَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ کَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تم کو چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ نے

الحديث رقم ۶۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء و التوبة والاستغفار، باب: التسبيح أول النهار وعند النوم، ۴/۲۰۹۰، الرقم: ۲۷۲۶، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲/۱۲۵۱، الرقم: ۳۸۰۸، و النسائي في السنن الكبرى، ۶/۴۸، الرقم: ۹۹۸۹، و ابن حبان في الصحيح، ۳/۱۱۰، الرقم:

عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ﴾ ’اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۶۶/۳۳۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُويرية اسمها برة، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسمها جُويرية، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ برة. رواه مسلم.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے بڑہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ۳/۱۶۸۷، الرقم: ۲۱۴۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۱۶، الرقم: ۲۹۰۲، و البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۲۴، الرقم: ۶۰۴.

١٠۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ

حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٣٣٨/٦٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت صفیہ کو رہا فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٩/٦٨۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ: أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ١٩٥٦/٥، الرقم: ٤٧٩٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ١٠٤٥/٢، الرقم: ١٣٦٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٢٦٩/٧، الرقم: ١٣١٠٧.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المنقلب عن رسول الله، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٧٠٩/٥، الرقم: ٣٨٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١٣٥/٣، الرقم: ١٢٤١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذی، ١٠/٢٦٨.

إِنَّكَ لَا بُنَّةُ نَبِيٍّ وَ إِنَّ عَمَّكَ لَنَبِيٍّ وَ إِنَّكَ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكَ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِيَ اللَّهَ يَا حَفْصَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ روپڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹/۳۴۰. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتُ: فَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَ زَوْجِي مُحَمَّدٌ وَ أَبِي هَارُونٌ وَ عَمِّي مُوسَى..... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْحَاكِمُ.

”حضرت صفیہ بنت حیوٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی

الحديث رقم ۶۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: فضل أزواج النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ۷۰۸/۵، الرقم: ۳۸۹۲، والحاكم في المستدرک، ۳۱/۴، الرقم: ۶۷۹۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۳۶/۸، الرقم: ۸۵۰۳، وفي المعجم الكبير، ۷۵/۲۴، الرقم: ۱۹۶۔

طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد ﷺ، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔“ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۷۰/۳۴۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةٌ مِنَ الصَّفِيِّ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ مال غنیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا ﷺ نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔“ اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۷۰: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الخراج و الأمانة و الفيء، باب: ما جاء في سهم الصفي، ۱۵۲/۳، الرقم: ۲۹۹۴، و ابن حبان في الصحيح، ۱۱/۱۵۱، الرقم: ۴۸۲۲، والحكم في المستدرک، ۴۲/۳، الرقم: ۴۳۴۵، و البيهقي في السنن الكبرى، ۳۰۴/۶، الرقم: ۱۲۵۳۴۔

البَابُ السَّادِسُ :

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
﴿امام محمد مہدی علیہ السلام کے مناقب﴾

۱۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا اہل بیت اطہار میں سے ہونے کا بیان﴾

۱/۳۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ

الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔“ اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۳۴۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِزَّتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء فی

المهدي، ۵۰۵/۴، الرقم: ۲۲۳۰، وأحمد بن حنبل فی المسند،

۱/۳۷۶، الرقم: ۳۵۷۱، والبزار فی المسند، ۲۰۴/۵، الرقم: ۱۸۰۳،

و الحاكم فی المستدرک، ۴۸۸/۴، الرقم: ۸۳۶۴.

الحديث رقم ۲: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ماجاء فی

المهدي، ۴۲۸۴، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الفتن، باب: خروج

المهدي، ۲/۱۳۶۸، الرقم: ۴۰۸۶، و الديلمي فی مسند الفردوس،

۴/۲۲۳، الرقم: ۶۶۷۰.

”ام المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۴۴. عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَ نَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا سَيُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؑ کو دیکھا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا اور اس کا نام تمہارے نبی کے نام کے موافق رکھا جائے گا اور سیرت میں بھی آپ ﷺ سے مشابہ ہوگا۔ مگر صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علیؑ نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۴/۳۴۵. عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ۳: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب: المهدي، ۱۰۸/۴، الرقم: ۴۲۹۰.

الحديث رقم ۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۷/۲، الرقم: ۴۰۸۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۸۴/۱، الرقم: ۶۴۵، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۵۱۳/۷، الرقم: ۳۷۶۴۴، و البزار في المسند، ۲۴۳/۲، الرقم: ۶۴۴.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی ہم میں سے ہوگا۔ یعنی اہل بیت میں سے، اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں (خلافت و مہدیت کی) صلاحیت عطا فرما دے گا۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۵/۳۴۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَ حَمْزَةُ وَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

”حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم حضرت عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۲/۱۳۶۸، الرقم: ۴۰۸۷۔

۲۔ فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ ظُهُورِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾

۶/۳۴۷۔ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجَبِيَ إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُونَ ذَاكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجَبِيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدٌّ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْشِي الْمَالَ حَشْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَ أَبِي الْعَلَاءِ: أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا: لَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابونضرہ ؓ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے آخری دور میں ایک خلیفہ (مہدی)

الحديث رقم: ۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراف الساعة، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء، ۴/۲۳۳، الرقم: ۲۹۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۷، الرقم: ۱۴۴۴۶، وابن حبان في الصحيح، ۷۵/۱۵، الرقم: ۶۶۸۲۔

ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔ اس حدیث کے راوی البحریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، (یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ کے علاوہ ہوں گے)۔ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۷/۳۴۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ: وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸/۳۴۹۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ

الحديث رقم ۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ما جاء فی المہدی، ۵۰۵/۴، الرقم: ۲۲۳۱، و أحمد بن حنبل فی المسند، الرقم: ۳۷۶/۱، الرقم: ۳۵۷۱۔

الحديث رقم ۸: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: المہدی، ۱۰۷/۴، الرقم: ۴۲۸۳، و ابن أبي شیبہ فی المصنف، ۵۱۳/۷، الرقم: ۳۷۶۴۸۔

إِلَّا يَوْمَ لَبِثَ اللَّهُ رُجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئْتُ جَوْرًا.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت علیؑ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز فرما دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔“ اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۹/۳۵۰. عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقْتُلُ كَنْزُكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبَوًا عَلَى الشَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاحْمَدُ.

”حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اس میں ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۳۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُوْشِكُ مَنْ

الحديث رقم ۹: أخرجه ابن ملجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۷/۲، الرقم: ۴۰۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۷۷/۵، الرقم: ۲۲۴۴۱، والحكم في المستدرک ۵۱۰/۴، الرقم: ۸۴۳۲۔
الحديث رقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۱۱/۲۔

عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًا حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا.
رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ جو تم میں سے زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس کے امام مہدی حکم و عدل ہونکی حالت میں ملاقات کرے گا وہ عیسیٰ ابن مریم صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کر دے گا اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔“ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱ / ۳۵۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمْ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ وَحَتَّى تُمَلَأَ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ عز وجل رَجُلًا مِنْ عِترتي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدْخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا يَعِيشُ فِيهِمْ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تَسَعِ تَمْنَى الْأَحْيَاءِ الْأَمْوَاتِ مِمَّا صَنَعَ اللَّهُ عز وجل بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.
وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/ ۵۱۲، الرقم: ۸۴۳۸.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کی قدرت سے زیادہ بلائیں نازل ہوں گی۔ اس سے شدید بلاء پہلے نہ سنی گئی ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی اور زمین ظلم و ستم سے بھر جائیگی۔ مومن کوئی ایسا ٹھکانہ نہ پائے گا۔ جہاں وہ ظلم کی فریاد لیکر جائے پس اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم و ستم سے بھری تھی۔ زمین و آسمان میں رہنے والے اس سے راضی (خوش) ہونگے زمین اپنے اندر پڑنے والا ہر دانہ اُگائے گی اور اللہ تعالیٰ آسمان میں موجود ہر قطرے کو موسلا دھار (بارش) کی صورت میں برسائے گا۔ وہ ان میں سات، آٹھ یا نو سال رہے گا اور زندہ لوگ اللہ کے اس کرم کے سبب جو اہل زمین پر کیا مردوں کی تمنا کریں گے (کاش وہ زندہ ہوتے)۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۳۵۳/۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبُهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: وَ كَمْ يَمْلِكُ؟ قَالَ: خَمْسًا وَ اثْنَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر نہ ہونگے جو لوگوں کا مقابلہ کریں گے حتیٰ کہ وہ حق کی طرف رجوع کر لیں گے، میں نے عرض کی۔ وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔“ اس حدیث کو امام ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۲/۱۹، الرقم: ۳۳۵،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۳۱۵.

٣٥٤/١٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَقُولُ: بِسُنَّتِي، يُنْزِلُ اللَّهُ لَهُ الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَ تَخْرُجُ لَهُ الْأَرْضُ مِنْ بَرَكَتِهَا، تَمْلَأُ الْأَرْضُ مِنْهُ قِسْطًا وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا، يَعْمَلُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَبْعَ سِنِينَ، وَ يُنْزِلُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہونگے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت ان کے لئے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کیلئے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اگل دے گی)۔ زمین ان کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٥٥/١٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هَدَنٍ. تَقُومُ الرَّابِعَةُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلٍ يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عِبْدِ آلَافٍ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ بَنُ خَيْلَانَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مَنْ وَلَدِي ابْنِ

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ١٥/٢، الرقم:

١٠٧٥۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ١٠١/٨، الرقم:

٧٤٩٥۔

أَرْبَعِينَ سَنَةً كَانَ وَجْهُهُ كَوَكَبٍ دُرِّيٍّ فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدٌ عَلَيْهِ
عِبَاءَتَانِ قُعْوَاتَانِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً
يَسْتَخْرِجُ الْكُنُوزَ وَيَفْتَحُ مَدَائِنَ الشُّرُكِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو امامہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے
اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ پر ہوگی جو آل ہرقل
سے ہوگا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ
اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص میری اولاد میں
سے ہوگا جس کی عمر چالیس سال کی ہوگی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے
دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہوگا، بالکل ایسا معلوم ہوگا جیسا بنی
اسرائیل کا شخص، وہ بیس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین
کے شہروں کو فتح کرے گا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣۔ فَصْلٌ فِي أَذَاءِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

صَلَاتُهُ وَرَأَاهُ ﷺ

﴿ حضرت عیسیٰ بن مریم ﷺ کا امام مہدی ﷺ کے پیچھے

نماز ادا کرنے کا بیان ﴾

٣٥٦/١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥٧/١٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نزول

عيسى بن مريم، ٣/١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب:

الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حلماً بشريعة نبينا محمد ﷺ ١/

١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢.

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول

عيسى بن مريم حلماً بشريعة نبينا محمد ﷺ ١/١٣٧، الرقم: ١٥٦،

وابن حبان فى الصحيح، ١٥/٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، والبيهقى فى السنن

الكبرى، ٩/١٨٠، وأبو عوانه فى المسند، ١/٩٩، الرقم: ٣١٧.

ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالُ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةً اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۳۵۸۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَفُوعًا، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ بِنْتُ أَبِي الْعُكْرِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَ جُلُهُمْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكِصُ يَمْشِي الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ فَيُصَلِّي بِهِمْ إِمَامُهُمْ.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: فتنة

الدجال، ۲/۱۳۶۱، الرقم: ۴۰۷۷۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَإِسْنَادُهُ قَوِيٌّ وَأَمَّا فِي الْحَدِيثِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ
فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَهْدِيُّ كَمَا جَاءَ التَّصْرِيحُ بِهِ.

”حضرت ابو امامہ ؑ رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ، عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم ؑ اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ ؑ نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ ؑ امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔“

(اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد قوی ہیں اور حدیث میں جو

”امامہم رجل صالح“ کے الفاظ آئے ہیں تو اس سے مراد امام مہدی ؑ

ہیں جیسا کہ اس کا ذکر صراحتاً بھی آیا ہے۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے

روایت کیا ہے۔

۳۵۹/۱۸۔ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُوَ
الَّذِي يُؤْمَرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ بن مریم ؑ کی امامت سرانجام دیں گے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۱۳، الرقم: ۳۷۶۴۹.

٤۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ

قِسْطًا وَعَدْلًا

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام﴾ کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر

دینے کا بیان ﴿

١٩/٣٦٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تُمَلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا فَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جو روظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جو روظلم سے بھر گئی ہوگی۔“ اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٠/٣٦١۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: يَنْزِلُ بِأَمْرِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ

الحديث رقم ١٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٧٠/٣، الرقم:

١١٦٨٣، والحكم في المستدرک، ٦٠١/٤، الرقم: ٨٦٧٤۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرک، ٥١٢/٤، الرقم: ٨٤٣٨۔

أَشَدُّ مِنْهُ حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمْ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَحَتَّى يَمْلَأَ الْأَرْضَ جَوْرًا وَظُلْمًا: لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلَجًا يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثَ اللَّهُ ﷻ مِنْ عِزَّتِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِثْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يُرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ سَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدْخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيشُ فِيهَا سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتِ مِمَّا صَنَعَ اللَّهُ ﷻ بِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے پھر دیا ہی بھر دیگا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۱/۳۶۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ فِي

الحديث رقم ۲۱: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۳۱۱/۵، الرقم:

۵۴۰۶۔

أُمِّي الْمَهْدِيُّ. إِنَّ قَصْرَ فَسْبَعٍ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتَسْعُ تُعْمُ أُمِّي فِيهَا
نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا: يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، وَلَا تَذْخِرُ الْأَرْضُ
شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ، وَالْمَالُ كَدُوسٍ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي
فَيَقُولُ خُذْهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری
امت میں ایک مہدی ہوگا (ان کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال
ہوگی۔ میری امت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ
ملی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین
اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں
گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان
کیا ہے۔

۲۲/۳۶۳۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ
الْمَهْدِيُّ أَمْ مِنْ غَيْرِنَا؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنَّا، يَخْتِمُ اللَّهُ بِهِ الدِّينَ كَمَا فَتَحَ
بِنَا، وَبِنَا يُنْقِذُونَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا أُنْقِذُوا مِنَ الشَّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللَّهُ
بَيْنَ قُلُوبِهِمْ بَعْدَ عداوة الْفِتْنَةِ، كَمَا أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ بَعْدَ عداوةِ
الشَّرْكِ، وَبِنَا يُصْبِحُونَ بَعْدَ عداوةِ الْفِتْنَةِ إِخْوَانًا كَمَا أَصْبَحُوا بَعْدَ
عداوةِ الشَّرْكِ إِخْوَانًا فِي دِينِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
کی خدمت میں (عرض کی) یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آل محمد میں سے ہوں گے یا

الحديث رقم ۲۲: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۵۶، الرقم: ۱۰۷۔

ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ انکے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و الفت پیدا فرمائے گا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد انکے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (فساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۳۶۴۔ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ: لَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُ ظُلْمًا وَجُورًا. رَوَاهُ الْبَزَارُ وَقَالَ: الْهَيْثُمِيُّ وَرَجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البزار في المسند، ۲۵۶/۸، الرقم: ۳۳۲۰،
والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۳۱۶/۷۔

٥۔ فصل في أنَّ الإمام المَهْدِيَّ عليه السلام يَكُونُ خَلِيفَةَ اللَّهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ

﴿ سيدنا امام مهدي عليه السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان ﴾

٣٦٥/٢٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ
اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيُخْرَجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى
مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ، وَهُوَ كَارِهِ فَيُيَايِعُونَهُ، بَيْنَ
الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُعِثُّ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ
مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَ عَصَائِبُ
أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُيَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَحْوَالُهُ كَلْبٌ فَيُعِثُّ
إِلَيْهِمْ بَعْنًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَ ذَلِكَ بَعْتُ كَلْبٍ وَالْخَيْيَةُ لِمَنْ لَمْ
يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ
وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي
عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: المهدي، ٤/١٠٧،
الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣١٦، الرقم: ٢٦٧٣١،
والحكم في المستدرک، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شعبة في
المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ هِشَامٍ تَسَعَّ سِتِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِتِينَ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (مئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں سے ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لئے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے لئے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالت خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۳۶۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً،

الحديث رقم ۲۵: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدي، ۱۰۶/۴، الرقم: ۴۲۷۹۔

كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ. فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَفْهَمْهُ، قُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان تمام پر امت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا۔ تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔“ اس کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳۶۷/۲۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَيَّ اثْنِي عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا، ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

”حضرت جابر بن سمرة ؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر ؓ نے فرمایا: (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے ”اللہ اکبر“ کہا اور شور برپا ہو گیا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ فرمایا: میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: ابا جان! آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ (انہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہونگے۔“ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۶: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المهدى، ۴/ ۱۰۶، الرقم: ۴۲۸۰/ ۴۲۸۱.

۳۶۸/۲۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصْبُ الْعِرَاقِ وَابْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۶۹/۲۸۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثِيًّا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کئے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا)۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۴۷۸، الرقم: ۸۳۲۸، و

ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۴۶۰، الرقم: ۳۷۲۲۳.

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۴/۵۰۱، الرقم: ۸۴۰۰.

۳۷۰/۲۹۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّاياتِ السَّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ خُرَّاسَانَ فَأَنْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمَهْدِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان کی طرف آتے ہوئے کالے جھنڈے جب دیکھو تو ان کے پاس آنا کیونکہ ان میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۱/۳۰۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَتَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَايَاتُ سُودٍ مِنْ قَبْلِ خُرَّاسَانَ، فَأَنْتُوْهَا وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلَجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے پس تم ان جھنڈوں کی طرف آؤ خواہ تمہیں برف پر لڑھک کر ہی کیوں نہ آنا پڑھے۔ پس بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۲/۳۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۷۷،

الرقم: ۲۲۴۴۱، و الحاكم في المستدرک، ۴/۵۴۷، الرقم: ۸۵۳۱.

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۲۳،

الرقم: ۳۴۷۰.

الحديث رقم: ۳۱ أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۵/۵۱۰، الرقم:

۸۹۲۰.

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ، فَيَأْتِي مُنَادٍ يُنَادِي: هَذَا الْمَهْدِيُّ
خَلِيفَةُ اللَّهِ فَاتَّبِعُوهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور ان کے سر پر عمامہ ہوگا پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا کہ یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔“ اس حدیث کو امام دہلی نے روایت کیا ہے۔

۶۔ فصلٌ في أنَّ الأُمَّةَ المُحَمَّدِيَّةَ تُنْعَمُ في وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں اُمتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں
حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾

۳۲/۳۷۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ
نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيِّ: يَخْرُجُ
يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدُ الشَّاكِّ، قَالَ: قُلْنَا: وَ مَا ذَاكَ؟
قَالَ: سِنِينَ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ رَجُلٌ يَقُولُ: يَا مَهْدِي، أَعْطِنِي أَعْطِنِي
قَالَ: فَيَحْشِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد وقوعِ حوادث کے خیال سے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں امام مہدی ہوں گے جو پانچ سات یا نو تک حکومت کریں گے (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ ان کا زمانہ ایسی

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ۵۳،
۵۰۶/۴، الرقم: ۲۲۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲۱/۳، الرقم:
۱۱۱۷۹.

خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص ان سے آکر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ امام مہدی ہاتھ بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۴/۳۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلَّا فَتَسْعُ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِيهِ نِعْمَةٌ لَمْ يُنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتِي الْأَرْضَ أَكْلَهَا لَا تَذْخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كَدُّوسٍ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ، أَعْطِنِي فَيَقُولُ: خُذْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ نو سال تک رہے گا۔ ان کے زمانے میں میری امت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار ان کے لئے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اٹھالے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۷۵/۳۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

الحديث رقم ۳۳: أخرجه ابن ماجه في السنن كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ۱۳۶۶/۲، الرقم: ۴۰۸۳، والحاكم في المستدرک، ۶۰۱/۴، الرقم: ۸۶۷۵، وابن أبي شيبه في المصنف، ۵۱۲/۷، الرقم: ۳۷۶۳۸. الحديث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۱/۴، الرقم: ۸۶۷۳.

يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيِّ. يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُмَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حَبَجًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَوَافِقُ الذَّهَبِيِّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانہ (خلافت) میں موبیشیوں کی کثرت اور امت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

۳۵/۳۷۶. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ، فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَاتَى النَّاسَ الْمَهْدِيَّ فَرَفُوهُ كَمَا تَرَفُّ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا، وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطَرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا، وَتُنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنْعَمْهَا قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ”نفس زکیہ“ کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل

الحديث رقم ۳۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف: ۵۱۴/۷، الرقم:

۳۷۶۵۳.

کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی کے پاس آئیں گے اور انہیں دہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری امت پر ان کی ولایت و سلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۳۶/۳۷۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِيدِيِّ عليه السلام، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُوطِنُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَزَارُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی عليه السلام بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے لوگوں کا ظہور ہوگا جو امام مہدی کی حکومت کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے۔“ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۳۷۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عليه السلام: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَ تَخْرُجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ يُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تُعْظَمُ الْأُمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَابًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَأَبُو نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوطِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

الحديث رقم ۳۶: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج

المهدي، ۱۳۶۸/۲، الرقم: ۴۰۸۸، واليزار في المسند، ۲۴۳/۹، الرقم:

۳۷۸۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹۴/۱، الرقم: ۲۸۵، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۳۱۸/۷، والسيوطي في الحاوي للفتاوى، ۱۲۷/۲۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الحاكم في المستدرک، ۶۰۱/۴، الرقم: ۸۶۷۳،

والسيوطي في الحاوي للفتاوى، ۱۳۲/۲۔

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے خوب نوازے گا اور زمین بھی اپنے خزانے اگل دے گی اور وہ مال کی بالکل ٹھیک تقسیم کرے گا اور (اس کے دور میں) مویشیوں کی بہتات ہوگی اور میری امت کی خوب تعظیم ہوگی وہ (اپنی خلافت میں) سات یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔“ اس حدیث کو امام حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام سیوطی نے ”الحاوی للفتاویٰ“ میں بیان کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۷۹/۳۸۔ عَنْ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَقُومُ الْمُهْدِيُّ سَنَةً مَائَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ.

”حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام سن دوسو (۲۰۰ھ) میں ظاہر ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد نے روایت کیا ہے۔

۳۸۰/۳۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَمْلِكُ بَنُو الْعَبَّاسِ

حَتَّى يَأْتِيَنَّ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، ثُمَّ يَتَشَعَّثُ أَمْرُهُمْ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِينَ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا إِلَّا جُحَرَ عَقْرَبٍ فَادْخُلُوا فِيهِ فَإِنَّهُ يَكُونُ فِي النَّاسِ شَرٌّ طَوِيلٌ، ثُمَّ يَزُولُ مُلْكُهُمْ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِينَ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ، وَيَقُومُ الْمُهْدِيُّ فِي سَنَةِ مَائَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ وَالسِّيُوطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عباس لوگوں پر حکومت کریں گے

الحديث رقم ۳۸: أخرجه نعيم بن حماد في الفتن، ۳۳۲/۱، الرقم: ۹۵۳،

والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ۱۴۴/۲.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أبو نعيم في الفتن، ۲۱۷/۱، الرقم: ۵۹۹،

والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ۱۶۳/۲، ۱۶۴.

یہاں تک کہ انہیں ہر طرح کی خبر ملے گی، پھر ان کی حکومت کا شیرازہ سن پچانویں ہجری میں بکھر جائے گا، پس اس وقت اگر تم کسی بچھو کا بل بھی پاؤ تو اس میں داخل ہو جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں ایک کبھی نہ ختم ہونے والا شر بپا ہوگا، پھر سن ستانویں یا ننانویں میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور پھر سن دو سو (۲۰۰ھ) میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔“ اس حدیث کو امام ابو نعیم اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ امام سیوطی کے ہیں۔

۴۰/۳۸۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: يَمْلِكُ الْمَهْدِيُّ سَبْعَ سِنِينَ وَشَهْرَيْنِ وَأَيَّامٍ. رَوَاهُ نَعِيمٌ بْنُ حَمَادٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”محمد بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: امام مہدی علیہ السلام سات سال دو ماہ اور کچھ دن حکومت کریں گے۔“ اس حدیث کو امام نعیم بن حماد اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۴۱/۳۸۲۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ بِمَكَّةَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَمَعَهُ رَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفَمِيصُهُ وَسَيْفُهُ وَعَلَامَاتُ وَنُورٌ وَبَيَانٌ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَقُولُ: أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ أَيَّهَا النَّاسُ وَمَقَامُكُمْ بَيْنَ يَدَي رَبِّكُمْ فَقَدْ اتَّخَذَ الْحَجَرَ وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ، وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ، وَأَمَرَكُمْ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تُحَافِظُوا عَلَى طَاعَتِهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ، وَأَنْ تُحْيُوا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ، وَتَمِيتُوا مَا

الحديث رقم ۴۰: أخرجه نعیم بن حماد في الفتن، ۱/۳۷۸، الرقم:

۱۱۳۰، والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ۲/۱۵۵۔

الحديث رقم ۴۱: أخرجه نعیم بن حماد في الفتن، ۱/۳۴۵، الرقم: ۹۹۹،

والسيوطي في الحاوي للفتاوي، ۲/۱۴۴۔۱۴۵۔

أَمَات، وَتَكُونُوا عَلَى الْهُدَى، وَوُزَرَءَ عَلَى التَّقْوَى، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ دَنَا
فَنَؤُهَا وَزَوَّالَهَا، وَ آذَنْتُ بِانْصِرَامِ، فَإِنِّي أَدْعُوكُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ،
وَالْعَمَلِ بِكِتَابِهِ، وَإِمَاتَةِ الْبَاطِلِ، وَإِحْيَاءِ سُنَّتِهِ، فَيُظْهِرُ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَثَلَاثَةِ
عَشَرَ رَجُلًا عَدَدَ أَهْلِ بَدْرِ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ قَرَعًا كَقَرَعِ الْخَرِيفِ،
رُهْبَانٍ بِاللَّيْلِ أَسَدٌ بِالنَّهَارِ، فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِلْمُهَدِيِّ أَرْضَ الْحِجَازِ،
وَيَسْتَخْرِجُ مَنْ كَانَ فِي السِّنِّ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، وَتَنْزِلُ الرِّايَاتُ السُّودُ
الْكُوفَةُ، فَيَبْعُثُ اللَّهُ بِالْبَيْعَةِ إِلَى الْمُهَدِيِّ، وَيَبْعُثُ الْمُهَدِيُّ جُنُودَهُ فِي
الْأَفَاقِ، وَيُمِيتُ الْجَوْرَ وَأَهْلَهُ، وَتَسْتَقِيمُ لَهُ الْبُلْدَانُ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى
يَدَيْهِ الْقُسْطُنْطِينِيَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ حَمَّادٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

”حضرت ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا عشا کے وقت مکہ میں
ظہور ہوگا اور اُن کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا (عطا کردہ) جھنڈا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کرتہ مبارک اور تلوار ہوگی (اس کے علاوہ دیگر) علامات، نور اور واضح بیان ہوگا۔ پس
آپ جب عشاء کی نماز ادا کر لیں گے یا واز بلند ندا دیں گے: اے لوگو! میں تمہیں اللہ اور
اس کے حضور تمہارے کھڑے ہونے کی یاد دلاتا ہوں۔ جس نے اپنی شان کے لائق اپنے
مقام کو لازم پکڑا اور (لوگوں کی اصلاح کے لئے) انبیاء مبعوث کئے اور کتابیں نازل کیں
اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس طریقہ کو زندہ کرو جسے قرآن نے زندہ کیا اور
اس طریقے کو ختم کرو جسے قرآن نے ختم کیا ہے اور ہدایت کے راستہ میں ایک دوسرے
کے مددگار ہو جاؤ اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ۔ پس بے
شک دنیا تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے اور میں تمہیں ہر طرف سے کٹ کر ایک اللہ

اور اس کے رسول ﷺ اور ان کی کتاب پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے، سنت کا کوزندہ کرنے کی طرف بلاتا ہوں۔ پس آپ ﷺ کا ظہور اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ لوگوں میں ہوگا جو بغیر کسی معینہ وقت کے آئیں گے اور خریف کے پتوں کی طرح دنیا میں بکھرے ہوئے ہوں گے جو رات کے وقت راہوں کی طرح ہوں گے لیکن دن کے وقت شیروں کی طرح ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی علیہ السلام کے لئے ارض حجاز کو فتح کرے گا اور وہ بنو ہاشم کے نوجوانوں کو اپنے ساتھ جہاد کے لئے نکالیں گے۔ اور وہ سیاہ جھنڈوں کے ساتھ سرزمین کوفہ میں اتریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ امام مہدی کو اذن بیعت عطا فرمائے گا اور وہ اپنے لشکروں کو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ پس تمام ممالک ان کے زیر سایہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔“ اس حدیث کو امام ابن حماد اور سیوطی نے بیان کیا ہے۔

۳۸۳/۴۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي، لَوْنُهُ لَوْنُ عَرَبِيٍّ، وَجِسْمُهُ جِسْمُ إِسْرَائِيلِيٍّ، عَلَيَّ خِدِهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ كَأَنَّهُ كَوَكْبٌ ذَرِيٍّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، يَرْضَى فِي خِلَافَتِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ انکے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۲: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۴/ ۲۲۱، الرقم: ۶۶۶۷.

مصادر التخریج

- ۱- القرآن الحکیم۔
- ۲- آمدی، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱-۶۳۱ھ/۱۱۵۶-۱۲۳۳ء)۔
الاحکام فی اصول الاحکام۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۳- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۶-۸۲۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۴۰۹ھ۔
- ۴- ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔
الزہد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔
- ۵- ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/۸۲۲-۹۰۰ء)۔
السنة۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔
- ۶- ابن الاثیر، ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵-۶۳۰ھ/۱۱۶۰-۱۲۳۳ء)۔
أسد الغابة فی معرفة الصحابة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔
- ۷- ابن الاثیر، ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵-۶۳۰ھ/۱۱۶۰-۱۲۳۳ء)۔
الکامل فی التاریخ۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء۔
- ۸- ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔
الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔
- ۹- ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ المنقح من السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتاب الثقافیة، ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۸ء۔

١٠. ابن جعد، أبو الحسن علي بن جعد بن عبيد هاشمي (١٣٣-٢٣٠هـ/٤٥٠-٨٢٥هـ) -
المسند - بيروت، لبنان: مؤسسة نادر، ١٢١٠هـ/١٩٩٠ء -
١١. ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ -
٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١هـ) - التحقيق في احاديث الخلاف، بيروت لبنان:
دار الكتب العلمية، ١٢١٥هـ -
١٢. ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ -
٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١هـ) - تذكره الخواص - بيروت، لبنان: مؤسسة اهل
البيت، ١٢٠١هـ - ١٩٨١م -
١٣. ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ -
٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١هـ) - صفوة الصفوة - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية،
١٢٠٩هـ/١٩٨٩ء -
١٤. ابن جوزي، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (٥١٠هـ -
٥٤٩هـ/١١١٦-١٢٠١هـ) - المنتظم في تاريخ الملوك والأمم - بيروت،
لبنان: دار صادر، ١٣٥٨هـ -
١٥. ابن حبان، أبو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٢هـ/
٨٨٢-٩٦٥هـ) - الصحيح - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٢١٢هـ/
١٩٩٣ء -
١٦. ابن حيان، عبد الله بن محمد بن جعفر بن محمد بن حيان أبو محمد الأنصاري (٢٤٣هـ -
٣٦٩هـ) - طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها - بيروت، لبنان:
مؤسسة الرسالة، ١٢١٢هـ - ١٩٩٢ء -
١٧. ابن حجر عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣هـ -
٨٥٢هـ/١٣٤٢-١٢٢٩هـ) - الإصابة في تمييز الصحابة - بيروت، لبنان:
دار الجليل، ١٢١٢هـ/١٩٩٢ء -

- ۱۸۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ھ- ۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تہذیب التہذیب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۱۹۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ھ- ۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۲۰۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ھ- ۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔
- ۲۱۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳ھ- ۸۵۲ھ/۱۳۷۲- ۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیة**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۲۲۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ/۹۹۴-۱۰۶۴ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔
- ۲۳۔ ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴-۴۵۶ھ/۹۹۴-۱۰۶۴ء)۔ **المحلی**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدة۔
- ۲۴۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔
- ۲۵۔ ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (۱۶۱ھ- ۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔
- ۲۶۔ ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (۷۹۵ھ- ۸۵۰ھ)۔ **جامع**

- العلوم و الحكم فى شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم- بيروت، لبنان: دارالمعرفة، ١٤٠٨هـ-
- ٢٧- ابن زيد، أبو اسماعيل حماد بن إسحاق بن اسماعيل (٢٦٤هـ)- تركة النبي ﷺ والسبل القي وجهها فيها- ١٤٠٣هـ-
- ٢٨- ابن سعد، أبو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/ ٨٢٠-٨٨٥هـ)- الطبقات الكبرى- بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/ ١٩٤٨هـ-
- ٢٩- ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٠٤هـ/ ٩٤٩-١٠١٤هـ)- الإستيعاب فى معرفة الأصحاب- بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٤١٢هـ-
- ٣٠- ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨-٤٠٤هـ/ ٩٤٩-١٠١٤هـ)- التمهيد- مغرب (مراكش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامية، ١٣٨٤هـ-
- ٣١- ابن عساکر، أبو قاسم على بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشق (٣٩٩-٥٤١هـ/ ١١٠٥-١١٤٦هـ)- تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساکر)- بيروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١هـ/ ٢٠٠١هـ-
- ٣٢- ابن عساکر، أبو قاسم على بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشق (٣٩٩-٥٤١هـ/ ١١٠٥-١١٤٦هـ)- تهذيب تاريخ دمشق الكبير- بيروت، لبنان، دارالمیصره، ١٣٩٩هـ/ ١٩٤٩هـ-
- ٣٣- ابن قانع، عبد الباقي (٢٦٥-٣٥١هـ)- معجم الصحابة- مدينة منوره، مكتبة الغرباء الاثرية، ١٤١٨هـ-
- ٣٤- ابن قدامه، أبو محمد عبد الله بن احمد المقدسى (٦٢٠هـ)- المغنى فى فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيبانى- بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤٠٥هـ-
- ٣٥- ابن قيراني، أبو الفضل محمد بن طاهر بن على بن احمد مقدسى (٣٢٨-٥٠٤هـ/

- ١٠٥٦-١١١٣هـ)۔ تذکرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ١٤١٥ھ
- ٣٦۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٤٠١-٤٧٢ھ/١٣٠١-١٣٧٣هـ)۔ البداية و النهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣١٩ھ/١٩٩٨ء۔
- ٣٧۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٤٠١-٤٧٢ھ/١٣٠١-١٣٧٣هـ)۔ تحفة الطالب بمعرفة أحادیث مختصر ابن الحاجب۔ مکتبة المکرّمۃ، سعودی عرب: دار حراء، ١٤٠٦ھ۔
- ٣٨۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (٤٠١-٤٧٢ھ/١٣٠١-١٣٧٣هـ)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔
- ٣٩۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٤٣ھ/٨٢٣-٨٨٤هـ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣١٩ھ/١٩٩٨ء۔
- ٤٠۔ ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨-١٨١ھ/٣٦٦-٤٩٨هـ)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ٤١۔ ابن الملقن، عمر بن علی بن الملقن الأنصاری (٢٣٣-٨٠٢ھ)۔ خلاصة البلد المنیر فی تخریج کتاب الشرح الكبير للرافعی۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشید، ١٣١٠ھ۔
- ٤٢۔ ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠-٣٩٥ھ/٩٢٢-١٠٠٥هـ)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسه الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔
- ٤٣۔ ابن حجر ہیتمی۔ ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (٩٠٩-٩٤٣ھ/١٥٠٣-١٥٦٦هـ)۔ الصواعق المحرقة۔ قاہرہ، مصر: مکتبة القاہرہ، ١٣٨٥ھ/١٩٦٥ء۔
- ٤٤۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (٢١٣ھ/٨٢٨هـ)۔ السیرۃ النبویۃ۔ بیروت، لبنان: دار النیل، ١٣١١ھ۔

- ۴۵۔ ابوداؤد، سليمان بن اشعث سيمتانی (۲۰۲-۲۵۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
- ۴۶۔ ابوسعود، محمد بن محمد عمادی (۸۹۸-۹۸۲ھ/۱۴۹۳-۱۵۷۵ء)۔ إرشاد العقول السليم الى مزايا القرآن الكريم (تفسير ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی
- ۴۷۔ ابوعلا مبارک پوری، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳-۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأخوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۴۸۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نيساپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔
- ۴۹۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصہبانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۲۸-۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الأولیاء و طبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۵۰۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصہبانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۲۸-۱۰۳۸ء)۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔
- ۵۱۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔
- ۵۲۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریة، ۱۴۰۷ھ۔
- ۵۳۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔
- ۵۴۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

- ٥٥۔ ازدي، ربيع بن حبيب بن عمر بصري، الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔ بيروت، لبنان، دارالحكمة، ١٣١٥ھ۔
- ٥٦۔ إسماعيلي، أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل إسماعيلي، معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي۔ مدينة منوره، سعودی عرب، مكتبة العلم والحكم، ١٣١٠ھ۔
- اندي، عمر بن علي بن أحمد الواديائي (٢٣-٨٠٢ھ)۔ تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج۔ مكتبة المكرمة، سعودی عرب: دار حراء، ١٣٠٦ھ۔
- ٥٧۔ بخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلامية، ١٣٠٩ھ/١٩٨٩ء۔
- ٥٨۔ بخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء)۔ التاريخ الكبير۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية۔
- ٥٩۔ بخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيرة (١٩٣-٢٥٦ھ/٨١٠-٨٤٠ء)۔ الجامع الصحيح۔ بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٣٠١ھ/١٩٨١ء۔
- ٦٠۔ بزار، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠-٢٩٢ھ/٨٢٥-٩٠٥ء)۔ المسند بيروت، لبنان: ١٣٠٩ھ۔
- ٦١۔ بغوي، أبو محمد حسين بن مسعود بن محمد (٢٣٦-٥١٦ھ/١٠٢٢-١١٢٢ء)۔ شرح السنة۔ بيروت، لبنان: المكتبة الاسلامي، ١٣٠٣ھ/١٩٨٣ء۔
- ٦٢۔ بيهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨ھ/٩٩٣-١٠٦٦ء)۔ الإعتقاد۔ بيروت، لبنان، دار الآفاق الجدي، ١٣٠١ھ۔
- ٦٣۔ بيهقي، أبو بكر أحمد بن حسين بن علي بن عبد الله بن موسى (٣٨٣-٤٥٨ھ/٩٩٣-١٠٦٦ء)۔ السنن الصغرى۔ مدينة منوره، سعودی عرب: مكتبة الدار، ١٣١٠ھ/

- ١٩٨٩ء-
٦٤- بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٣٥٨ھ/٩٩٣-
١٠٦٦ء)- السنن الکبریٰ- مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز،
١٣١٣ھ/١٩٩٣ء-
٦٥- بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٣٥٨ھ/٩٩٣-
١٠٦٦ء)- السنن الکبریٰ- مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٣١٠ھ/
١٩٨٩ء-
٦٦- بیهقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٢-٣٥٨ھ/٩٩٣-
١٠٦٦ء)- شعب الایمان- بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣١٠ھ/١٩٩٠ء
٦٧- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن خضاک سلمیٰ (٢١٠-٢٤٩ھ/
٨٢٥-٨٩٢ء)- السنن- بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء-
٦٨- حارث، ابن ابی اسامۃ (١٨٦-٢٨٢ھ)- بغیۃ الباحث عن زوائد مسند
الحارث- مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ،
١٣١٣ھ/١٩٩٢ء-
٦٩- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٣٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٢ء)-
المستدرک علی الصحیحین- بیروت- لبنان: دار الکتب العلمیہ،
١٣١١ھ/١٩٩٠ء-
٧٠- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٣٠٥ھ/٩٣٣-١٠١٢ء)-
المستدرک علی الصحیحین- مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع-
٧١- حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٤٥ھ)- کنز العمال- بیروت،
لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩/١٩٤٩-
٧٢- حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٢-١١٢٠ھ)- البیان و التعریف- بیروت، لبنان:

- دار الکتب العربی، ۱۴۰۱ھ۔
- ۷۳۔ حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۹۹۲ء۔
- ۷۴۔ حلبی، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ السیرة الحلبیة، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔
- ۷۵۔ حلبی، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمی الطرابلسی (۵۳-۸۴ھ)۔ الكشف الحثیث رمی یوضع الحدیث۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ النهضة العربیة، ۱۴۰۷ھ-۱۹۸۷۔
- ۷۶۔ حمیدی، ابوبکر عبد اللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المثنیٰ۔
- ۷۷۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۷۸۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ الکفایة فی علم الروایة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبۃ العلمیہ۔
- ۷۹۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ موضح أوہام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ء۔
- ۸۰۔ خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۳۳۴-۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ۔
- ۸۱۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۲۹ء)۔ السنن۔

- بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٣٠٤هـ.
- ٨٢- دارقطني، أبو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦- ٣٨٥هـ/ ٩١٨-٩٩٥ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦هـ/ ١٩٦٦ء
- ٨٣- ديلمى، ابوشجاع شيرويه بن شهر دار بن شيرويه بن فناخسروهمذاني (٣٢٥-٥٠٩هـ/ ١٠٥٣-١١١٥ء) - الفردوس بمأثور الخطاب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ء.
- ٨٤- ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٧٢٨هـ) - ميزان الاعتدال في نقد الرجال - بيروت، لبنان، دار الكتب العلمية، ١٩٩٥ء.
- ٨٥- ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٧٢٨هـ) - سير أعلام النبلاء - بيروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ.
- ٨٦- ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٧٢٨هـ) - تذكرة الحفاظ - روياني، ابوبكر في بن هارون (م ٣٠٤هـ) - المسند - قاهره، مصر: مؤسسة قرطبه، ١٣١٦هـ.
- ٨٨- زبيري، ابو القاسم محمد بن عمر (٥٣٨هـ) - مختصر كتاب الموافقة بين أهل البيت والصحابه - بيروت، لبنان: دار الكتب الحكيمية.
- ٨٩- زيلعي، ابو محمد عبد الله بن يوسف حنفي (م ٦٢هـ) - نصب الراية لأحاديث الهداية - مصر، دار الحديث، ١٣٥٤هـ.
- ٩٠- رازي، محمد بن عمر بن حسن بن حسين بن علي تيجي (٥٣٣-٦٠٦هـ/ ١١٣٩-١٢١٠ء) - التفسير الكبير - تهران، ايران: دار الكتب العلمية.
- ٩١- سخاوي، شمس الدين محمد بن عبد الرحمن (٨٣١-٩٠٣هـ) - استجلاب ارتقاء الفرف بحب أقربا الرسول وذوى الشرف - مكتبة الملك، رياض، سعودى عرب: فهد الوطنية، ١٣٢١هـ.

- ۹۲۔ سعید بن منصور، البعثان الخراسانی، (م ۲۲۷ھ)، السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العسیمی، ۱۴۱۴ھ۔
- ۹۳۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الإیتقان فی علوم القرآن۔ مطبعہ امیر، منشورات الرضی بیدار۔
- ۹۴۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ تاریخ الخلفاء۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔
- ۹۵۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۹۶۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الحاوی للفتاویٰ۔ مصر: مطبعۃ السعاده، ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء۔
- ۹۷۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔
- ۹۸۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ لباب النقول فی اسباب النزول۔ قاہرہ، مصر: مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء۔
- ۹۹۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء)۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

- ۱۰۰۔ شاشی، ابوسعید بیثم بن کلب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔
- ۱۰۱۔ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادیس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ
- ۱۰۲۔ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادیس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔ ۲۰۴ھ/ ۷۶۷-۸۱۹ء)۔ السنن المأثورة۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۰۳۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ در السحابۃ فی مناقب القراة والصحابۃ۔ لاہور، پاکستان: مکتبہ، سید احمد شہید، ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴م۔
- ۱۰۴۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳-۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰-۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقى الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔
- ۱۰۵۔ شیبانی، محمد بن حسن (۱۳۲-۱۸۹ھ)۔ الموطأ۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔
- ۱۰۶۔ شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ الآحاد والمثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الراية، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔
- ۱۰۷۔ صیداوی، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسن (۳۰۵-۴۰۲)۔ معجم الشيوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۰۸۔ طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ عرفان القرآن۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۵۔
- ۱۰۹۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

- ۱۱۰۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۱۱۱۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الصغير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
- ۱۱۲۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزهراء الحديثة۔
- ۱۱۳۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم الكبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبة ابن تیمیہ۔
- ۱۱۴۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ تاریخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۱۱۵۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/۸۳۹-۹۲۳ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔
- ۱۱۶۔ طبری، ابو عباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی۔ دار الکتب العصریہ۔
- ۱۱۷۔ طبری، ابو عباس احمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ الرياض النضرة۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔
- ۱۱۸۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔
- ۱۱۹۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔
- ۱۲۰۔ طیلسی، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء)۔ المسند

بيروت، لبنان: دارالمعرفه-

١٢١- عبد الله بن احمد بن حنبل (٢١٣-٢٩٠هـ) - السنة - دمام: دار ابن قيم، ١٤٠٦هـ

١٢٢- عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكشي (م ٢٣٩هـ/٨٦٣ع) - المسند - قاهره، مصر: مكتبة السنة، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ع-

١٢٣- عبدالرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١هـ/٤٢٢-٨٢٦ع) - المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٤٠٣هـ-

١٢٤- عجلوني، ابو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبد الهادي بن عبد الغني جراجي (١٠٨٤-١١٦٢هـ/١٢٤٦-١٤٢٩ع) - كشف الخفا و مزيل الألباس - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٥هـ-

١٢٥- عظيم آبادي، ابو الطيب محمد شمس الحق - عون المعبود شرح سنن أبي داود - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٥هـ-

١٢٦- قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى بن مفرج أموي (٢٨٢-٣٨٠هـ/٨٩٤-٩٩٠ع) - الجامع لأحكام القرآن - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي-

١٢٧- قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي - التدوين في اخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٤ع-

١٢٨- قضاي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (م ٢٥٢هـ) - مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٤هـ-

١٢٩- كناني، احمد بن ابى بكر بن اسماعيل (٧٢-٨٢٠هـ) - مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه - بيروت، لبنان، دار العربية، ١٤٠٣هـ-

١٣٠- الاكائي، ابو قاسم هبة الله بن حسن بن منصور (٢١٨هـ) - شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة - رياض،

سعودی عرب، دارطیبة، ١٤٠٢ھ۔

١٣١۔ مالک، ابن انس بن مالک، ابن عامر بن عمرو بن حارث السجی (٩٣-١٤٩ھ/

١٢-٤٩٥ھ)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/

١٩٨٥ھ۔

١٣٢۔ مروزی، ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن الحجاج (٢٠٢-٢٩٢ھ)۔ تعظیم قدر الصلوٰۃ۔

مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤٠٦ھ۔

١٣٣۔ مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبد اللہ (٢٠٢-٢٩٢ھ)۔ السنۃ۔ بیروت،

لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤٠٨ھ۔

١٣٤۔ معمر بن راشد الأزدی (١٥١ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ الإسلامی،

١٤٠٣ھ۔

١٣٥۔ نعیم بن حماد، (٢٨٨ھ)۔ الفتن۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب

الثقافیۃ، ١٤٠٨ھ۔

١٣٦۔ مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف

بن علی (٦٥٣-٤٢٢ھ/١٢٥٦-١٣٣١ء)۔ تہذیب الکمال۔ بیروت، لبنان:

مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

١٣٧۔ مسلم، ابن الحجاج قشیری (٢٠٦-٢٦١ھ/٨٢١-٨٤٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت،

لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٣٨۔ مقدس، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٢٣٣ھ)۔ الأحادیث المختارۃ۔ مکہ مکرمہ،

سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیۃ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٣٩۔ مقدس، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٢٣٣ھ)۔ الأحادیث المختارہ۔ فضائل

بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٤٠۔ مقرئ، ابو بکر محمد بن ابراہیم (٢٨٥-٣٨١ھ)۔ الرخصة فی تقبیل

- اليد- رياض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔
- ۱۴۱۔ مقرئ، ابو عمرو عثمان بن سعيد دانی (۳۷۱-۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة في الفتن- رياض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔
- ۱۴۲۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ فیض القلید شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبه تجاریه کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔
- ۱۴۳۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ الترغیب و الترهیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔
- ۱۴۴۔ نسائی، خصائص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ؑ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ-۱۹۸۷م
- ۱۴۵۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔
- ۱۴۶۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔
- ۱۴۷۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔
- ۱۴۸۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل اليوم و اللیلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔
- ۱۴۹۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جعد بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

- ۱۵۰۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔
- ۱۵۱۔ ہناد بن سری کوفی (۱۵۲-۲۲۳ھ)۔ الزہد۔ کویت: دار الخلفاء للكتاب الإسلامي، ۱۴۰۶ھ۔
- ۱۵۲۔ یثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۱۵۳۔ یثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔